۲ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 114)

عشقِ رسول بڑھانے کا طریقہ

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

عشقِ رسول بڑھانے کا طریقہ [1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۲ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر صُبح و شام دس دس بار دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشقِ رسول بڑھانے کا طریقہ

سُوال: دل میں عشقِ رسول کیسے بڑھایا جا سکتا ہے؟ (SMS کے ذریعے سُوال)

جواب: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرود پاک پڑھنا عشقِ رسول بڑھانے کا بہترین ذَریعہ ہے۔ مزید یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو ہم پر اِحسانات کئے اُن کو یاد کرتے رہنے سے بھی محبت میں اِضافہ ہوتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُمّت کی بخشش کے لئے رویا کرتے تھے، [3] حالانکہ کون دوسروں کے لئے روتا ہے! ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے لئے نہیں روتے تھے، بلکہ ہمارے لئے روتے تھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ قبر میں بھی اُن کا ساتھ ملے گا، اُن کا کرم شاملِ حال رہا تو نَزع میں جلوہ بھی دِکھائیں گے، یہاں تک کہ قیامت کے دن پُل صِراط سے اُمّت گزر رہی ہوگی اور یہ بارگاہِ خُداوندی میں رَبِّ سَلِّمْ! رَبِّ سَلِّمْ! عرض کر رہے ہوں گے کہ یا اللّٰہ! میری اُمّت کو سَلامتی

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۱ھ بمطابق 26 فروری 2020 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

3 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب دعاء النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لامتہ... الخ، ص ۱۰۹، حدیث: ۴۹۹۔

سے گزار دے۔[1] جہاں اَعمال تولے جا رہے ہوں گے وہاں بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے غلاموں کی نیکیوں کا پلّا بھاری بنا رہے ہوں گے،[2] وہاں بھی دُعائیں ہو رہی ہوں گی، اس طرح شفاعت فرمائیں گے۔ یوں سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کے اِحسانات اتنے ہیں کہ ہم گِن ہی نہیں سکتے، ان اِحسانات کو یاد کرتے رہنے سے بھی محبت بڑھتی چلی جائے گی۔ بَرادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حَسَن رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ایک شعر ہے:

شکر ایک کَرَم کا بھی اَدا ہو نہیں سکتا دِل تم پہ فِدا جانِ حَسَن تم پہ فِدا ہو

کیا اِستغفار سے بڑے گناہ مُعاف ہو جاتے ہیں؟

سُوال: اِستغفار کرنے سے بڑے گناہ بھی مُعاف ہو جاتے ہیں یا صرف صغیرہ گناہ مُعاف ہوتے ہیں؟

جواب: اِستغفار کرنے سے چھوٹے گناہ بھی مُعاف ہوتے ہیں اور بڑے گناہ بھی مُعاف ہو جاتے ہیں۔[3] بندے کو چاہیے کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا رہے اور مُعافی طلب کرتا رہے۔ اللہ پاک تو کفر سے توبہ بھی قبول فرما لیتا ہے،[4] جیسے کوئی بُت یا سورج کی پوجا کرتا ہو اور پھر اُس کفر سے توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ توبہ سب کو کرنی چاہیے، اللہ پاک کی رَحمت سے توبہ قبول ہو جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں،[5] یعنی جس گناہ سے توبہ کی وہ گناہ اللہ پاک کی رَحمت سے مِٹا دیا جاتا ہے۔[6] اس کی رَحمت پر نظر ضرور رکھیں، مگر جب گناہ ہو جائے تو اس کے بارے میں غافل اور بے خوف نہ ہوں کہ "میں نے کان پکڑ لئے تھے، دو چپت مار لئے تھے، اب گناہ مِٹ چُکا ہے۔" یہ اللہ کو پتا ہے کہ صورتِ حال کیا ہے اور اس کی

---

1 ......مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، ص۱۰۶، حدیث: ۴۸۲۔

2 ......ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ما جاء فی شأن الشرط، ۴/۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱۔

3 ......مسند الشھاب، لا کبیرۃ مع استغفار، ۲/۴۴، حدیث: ۸۵۳۔ تفسیر صراط الجنان، پ۲۷، النجم، تحت الآیۃ: ۳۲، ۹/۵۶۸۔

4 ......فیضانِ ریاض الصالحین، ۴/۳۰۷-۳۰۸۔ تفسیر نور العرفان، پ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۵، ص۲۹۸۔

5 ......ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، ۴/۴۹۱، حدیث: ۴۲۵۰۔

6 ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار و التوبۃ، الفصل الثالث، ۵/۱۹۶-۱۹۷، تحت الحدیث: ۲۳۶۳ ملخصاً۔

خفیہ تدبیر کیا ہے۔ سچّا بندہ وہ ہے کہ اگر اس سے ایک گناہ بھی ہو جائے تو بندہ اسے بھی یاد رکھے کہ اس دن یہ ہوا تھا۔ اپنے آپ کو ڈراتا رہے کہ اگر اسی گناہ نے جہنّم میں پھینک دیا تو کیا ہو گا! البتہ نیکیاں کرکے بھول جائے۔ ہمارا حساب اُلٹا ہے، نیکیاں کرکے یاد رکھتے ہیں اور گناہ کرکے بھول جاتے ہیں۔

کیا رِشتے اَزَل سے بنے ہوئے ہیں؟

سُوال: کیا یہ کہنا دُرُست ہے کہ اللہ پاک نے رِشتے اَزَل سے بنا دیئے ہیں؟ (سید اَحسن، سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: لوحِ محفوظ پر جوڑے لکھے ہوئے ہیں، اللہ پاک کے عِلْم میں ہے کہ کس کی شادی ہو گی؟ کس کی نہیں ہو گی؟ کس کی کہاں ہو گی؟ کب تک چلے گی؟ یعنی لمحے لمحے، ہر شے اور ذرّے ذرّے کا عِلْم اللہ پاک کو ہے،[1] یہاں تک کہ اگر کوئی نَعُوْذُ بِاللہ یہ کہے کہ "فلاں چیز کے فلاں حصّے کا عِلْم اللہ پاک کو نہیں ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔[2] اس پر تو سوچنا بھی نہیں ہے کہ اللہ کو کتنا عِلْم ہے؟ اللہ پاک کو عِلْم ہے اور اتنا عِلْم ہے کہ ہماری عقلیں اس کو نہیں پہنچ سکتیں۔ سارے کا سارا عِلْم اس کے پاس ہے، اب وہ اپنے کرم سے جس کو جتنا عطا کرے اس کو اتنا عِلْم ہے۔ ہمیں نہیں پتا کہ شادی ہو گی یا نہیں؟ لیکن ہمیں جدّو جہد تو کرنی ہے، جیسے روزی کے لئے بھی ہم جدّو جہد کرتے ہیں کہ کیا کھائیں اور کیا نہ کھائیں، دنیا عالَمِ اَسباب ہے، تدبیر تو کرتے رہنی ہے۔

قرآنِ پاک یاد کرنے کا آسان وَظیفہ

سُوال: قرآنِ پاک یاد کرنے کا آسان وَظیفہ بتا دیجئے۔

جواب: Serious (یعنی سنجیدہ) ہونا سب سے بڑا آسان وَظیفہ ہے، یعنی بندہ یہ ٹھان لے کہ میں نے یہ کرنا ہے، بندہ وہ کرلے گا۔ کرنے والا جب Serious ہوتا ہے تو کر ہی لیتا ہے۔ حضرتِ سیّدنا امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیّدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ کی بارگاہ میں جب پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے تو چھوٹے تھے، اس لئے آپ نے فرمایا کہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۰، حصّہ ۱ ملخصاً۔

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۶۱۲۔

بیٹا! پہلے حفظ کرلو۔ ابھی ایک ہفتہ گزرا تھا کہ سامنے آکر کھڑے ہوگئے کہ میں آپ سے پڑھنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ بیٹا! میں نے کہا تھا نا کہ حفظ کرلو۔ عرض کی کہ حضور! وہ تو میں نے کرلیا ہے۔ پوچھا: آٹھ دن میں کرلیا ہے؟ عرض کی: جی ہاں۔ اب امامِ اعظم نے توجہ فرمائی کہ یہ بچّہ بہت ذہین ہے، اس کے بعد آپ پڑھانے کے لئے راضی ہوئے، مگر آپ دیوار یا سُتون کے پیچھے بٹھا کر پڑھاتے تھے، کیونکہ اس وقت امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اَمْرَد تھے،[1] یہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ تھا کہ اَمْرَد پر نظر نہ پڑے۔ اللہ کریم ان کے صدقے ہمارے گناہ مُعاف فرمائے اور ہماری مغفرت فرمائے۔ اس طرح کے اور بھی حفاظ ہوئے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا حافظہ بھی بڑا زبر دست اور قوی تھا۔ آپ کی سیرت میں لکھا ہے کہ آپ نے ایک مہینے میں قرآنِ کریم حفظ کیا تھا۔ اِفطار کے بعد مغرب اور عشا کے درمیان قرآنِ کریم کا ایک پارہ توجہ سے دیکھ لیتے تھے اور غور سے پڑھ لیتے تھے، اسی سے آپ کو قرآنِ کریم حفظ ہوگیا۔[2] آپ نے حفظ کیوں کیا تھا؟ اس کا بھی بڑا پیارا واقعہ ہے۔ کچھ لوگ ناواقفیت کی بنا پر آپ کو حافظ صاحب بول دیتے تھے کہ حافظ احمد رضا۔ یہ آپ کو کھٹکتا تھا کہ میں حافظ ہوں نہیں اور لوگ مجھے حافظ بولتے ہیں، آپ نے سوچا کہ اللہ کے بندوں کا یہ کہنا غلط نہ ہو، بے چارے حافظ بولتے ہیں، ان کے حسنِ ظنّ کا مان رکھ لیا جائے، یوں آپ نے حفظ کرلیا اور حافظ احمد رضا ہوگئے۔ ہمارے یہاں تو کسی مولانا کو مفتی بول دیا جائے تو شاید اسے مفتی کی Definition (تعریف) بھی پتا نہ ہو، لیکن وہ منع نہیں کرے گا کہ مجھے مفتی مت بولو۔ طلبائے کِرام کو لوگ علّامہ بول دیتے ہوں گے، کیونکہ یہ خطیب بھی ہوتے ہیں، حالانکہ علّامہ بہت بڑے عالم کو بولتے ہیں، ہر عالم بھی علّامہ نہیں ہوتا۔ یہاں تو درسِ نظامی کرنے سے پہلے ہی علّامہ بن جاتے ہیں، بعد میں علّامۂ دہر بن جائیں گے، پھر دو چار مسئلے یاد کرلیں گے تو مفتیٔ اِسلام بن جائیں گے، ایسے تھوڑی ہوتا ہے، سب کی اپنی اپنی Category ہوتی ہے اور درجے مقرر ہوتے ہیں۔ ہماری یا کسی کی مرضی سے ہم عالم یا مفتی نہیں بن سکتے، اس کے لئے مِقدار ہے، وہ پوری ہوگی تب جاکر بنیں گے۔

---

1 ......مناقب الامام الاعظم للکردری، الباب الثالث فی ذکر الامام محمد بن الحسن، الفصل الاول فی صفتہ ومولدہ ووفاتہ... الخ، ۲/۱۵۵۔

2 ......حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۸۔

دِین کے کاموں کے لئے مسجد میں سُوال کرنا کیسا؟

سُوال: کیا دِین کے کاموں کے لئے مسجد میں سُوال کرنا جائز ہے؟ (علی عطاری۔ گجرانوالہ)

جواب: اگر نمازیوں کو تکلیف نہیں ہوتی تو کسی مدرسے یا مسجد کی تعمیر وغیرہ کے لئے اِعلان کر سکتے ہیں۔ نمازیوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ایسی صورت بنی کہ لوگوں کا ہجوم ہے، نمازیوں کی نمازیں اُلٹ پُلٹ ہو رہی ہیں اور مدرسے کا چندہ ہو رہا ہے تو ظاہر ہے کہ یہ انداز نہیں چلے گا۔ سنجیدہ انداز ہو گا تو اس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ مسجد میں اپنی ذات کے لئے سُوال نہیں کیا جا سکتا،[1] جیسے سائل کھڑے ہو کر مانگ رہے ہوتے ہیں۔

غریب نواز کا معنیٰ کیا ہے؟

سُوال: آپ کو رَجَب کا مہینا مُبارک ہو۔ غریب نواز کے کیا معنیٰ ہیں؟ (چھوٹی بچّی عائشہ کا سُوال)

جواب: مَاشَاءَ الله! بڑی پیاری مَدَنی مُنّی ہے، ماہِ رَجَب کی مُبارک باد دی ہے۔ آپ کو بھی رَجَب کا مہینا مُبارک ہو، آپ کو جس نے یہ انداز سکھایا اس کو بھی مُبارک ہو۔ ”غریب نواز“ کا معنیٰ ہے: غریبوں کو نوازنے والا، غریبوں پر سخاوتوں کے دروازے کھولنے والا اور ان کی جھولیاں بھرنے والا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! ہمارے خواجۂ خواجگان غریبوں کو نوازنے والے اور سخاوتوں سے مالا مال کرنے والے ہیں۔

اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

سُوال: اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی کام اپنے مُبارک ہاتھوں سے کرتے تھے، جیسے بکریوں سے دودھ دوہ لینا، نعلین پاک یعنی اپنے چپّل شریف ہاتھ سے سی لینا، بکریوں کو چارا ڈالنا، ضرورت کی چیز بازار سے لے آنا، اپنے مُبارک ہاتھوں سے کپڑے دھو لینا، اس طرح کے کئی کام نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک ہاتھوں سے کئے ہیں۔[2]

---

1 ......درمختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، ۲/۵۲۳۔

2 ......الشفا، الباب الثانی، فصل فی تواضعہ، ۱/۱۳۳-۱۳۲۔

اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی عادت رکھیں، یہ انسان کو محتاجی اور دوسروں کے اِحسان سے بچاتا ہے، نیز یہ صحّت کے لئے بھی مفید ہے، جیسے کسی کو شوگر ہے، اب اگر وہ کام نہیں کرے گا اور خالی بیٹھا رہے گا تو شوگر بڑھنے کا خطرہ ہے، ہاتھ پاؤں کم ہلیں گے تو صحّت کے لئے نُقصان دہ ہے۔

لوگوں کے درمیان بیٹھنے کے آداب

سُوال: لوگوں کے درمیان بیٹھنے کے کچھ آداب ارشاد فرمادیجئے۔ (خالد حسنین)

جواب: لوگوں کے درمیان بیٹھے تو نِگاہوں کی حِفاظت کرے، یوں ہی لوگوں کی بات نہ کاٹے، بَسا اَوقات ایسا ہوتا ہے کہ اگلا بات کرتا ہے اور ہم سے برداشت نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے فوراً اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دیتے ہیں، ایسا کرنا سنّت نہیں ہے، جب تک اگلا اپنی بات ختم نہ کر دے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی بات سنتے تھے، خود ارشاد نہیں فرماتے تھے۔[1] اِسی طرح کسی کی بات پر ہنسی نہ اُڑائے کہ بعض اوقات سامنے والا کمزور بات کر دیتا ہے جس سے ہم لوگوں کی ہنسی چھوٹتی ہے اور ہم اُس کی تحقیر میں ہنسنا شروع ہو جاتے ہیں، وہ بے چارہ بھی اپنی شرم اور جھینپ (ندامت) مٹانے کے لئے ہنس رہا ہوتا ہے، ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ البتّہ اگر اس نے کوئی گناہ بھری بات کر دی تو محبّت اور پیار سے موقع کی مُناسبت دیکھ کر ضرور تفہیم کی جائے اور سمجھایا جائے، لیکن اس کے عیب پر نظر نہ ڈالی جائے اور نہ ہی اس کو بات بات پر ٹوکا جائے نہ مذاق اُڑایا جائے۔ آج کل ہم جو بے تکلفی میں ہاہا کر کے اور چیخ چیخ کر بات کر رہے ہوتے ہیں یہ طریقہ بھی غلط ہے، یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی تو قرآنِ کریم میں مَذمّت بھی ہے۔

(اس موقع پر پاس بیٹھے مفتی صاحب نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:)

﴿وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ﴾[2]

ترجمۂ کنزُالایمان: اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر بے شک سب آوازوں میں بُری آواز گدھے کی آواز۔

---

1 ......الشفا، الباب الثانی، فصل فی حسن عشرتہ، ۱/۱۲۲ مفھوماً۔

2 ......پ۲۱، لقمٰن: ۱۹۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) بولنے میں آواز اِتنی دھیمی نہ ہو کہ بے چارہ اگلا بار بار پوچھتا رہے کہ کیا کہا؟ ایسی آواز ہونی چاہیے جس سے آپ کا اِمپریشن بھی خراب نہ پڑے اور اگلے کو بھی بار بار پوچھنے کی وجہ سے شرم محسوس نہ ہو۔ البتّہ بیان میں جوشیلی آواز ہوتی ہے، اس میں حَرَج نہیں ہوتا، کیونکہ وہ ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) بعض اوقات سامنے والے کو بار بار بولنا پڑتا ہے کہ ذرا اونچا فرمادیں! کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ اس میں آزمائش ہو جاتی ہے۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا:) میں جب لوگوں سے ملاقات کرتا ہوں تو یہ آزمائش مجھے زیادہ ہوتی ہے۔ اوّل تو میں عرض کرتا ہوں کہ بات نہ کریں اور جلدی جلدی فارغ ہو جائیں، لیکن بولنا سب نے ہوتا ہے۔ میں نے کہہ رکھا ہے کہ اپنی ہتھیلی پر پھونک مارو گے تو میں آپ کو دَم کردوں گا، مگر وہ دَم دَم بھی بول رہے ہوتے ہیں، ساتھ میں اِشارہ بھی کرتے ہیں۔ اچھا پھر بولتے ہیں تو بہت آہستہ بولتے ہیں اور مجھے بارہا سمجھ ہی نہیں آتی کہ اگلا بول کیا رہا ہے۔ بعض لوگ حسرت سے سوچتے ہوں گے کہ میری بات نہیں سمجھے، حالانکہ اگر وہ بے چارہ یہ کہنے کے بجائے کہ "مجھ پر دَم کردیں" میری بات پر عمل کرتا اور دَم کا اِشارہ کرتا تو میں دَم کردیتا، نہ اس کو پریشانی ہوتی اور نہ ہی مجھے تکلیف ہوتی۔ یہ وَسوسے بھی آتے ہوں گے کہ "میں نے بولا "دَم کردو" دَم کرنے میں اس کا کیا جاتا ہے۔" حالانکہ Mike چل رہا ہوتا ہے اور یہ بے چارے آہستہ آہستہ بول رہے ہوتے ہیں۔ پھر یہ بھی آپ کو بتادوں کہ آدمی کی Age (یعنی عُمر) کے ساتھ ساتھ اس کی جوانی ڈھلتی ہے اور پستی یعنی نیچے کی طرف آتی ہے جسے عوام میں اُترتا خون بولا جاتا ہے۔ تو جس کا اُترتا خون ہوتا ہے اس کی ہر چیز میں تبدیلی آتی ہے، یعنی اب پہلے کی طرح اس کی نظر نہیں رہے گی، نظر میں کمی آئے گی، سونگھنے کی طاقت کمزور پڑ جائے گی، کھانے میں وہ ٹیسٹ نہیں آئے گا جو جوانی میں آتا تھا، اس سب میں ہمارے لئے عبرت بھی ہوتی ہے۔ اسی طرح سننے میں بھی فرق آتا ہے کہ پہلے یہ باریک باریک باتیں سُن لیتا تھا، اب نہیں سُن پائے گا اور کہنا پڑے گا کہ میں اُونچا سنتا ہوں۔" اور ایسا کہنے میں مزا بھی نہیں آتا۔ بعض اوقات میں بولنے والے کے مُنہ کے قریب کان لے جاتا ہوں کہ کیا بول رہے ہیں؟ اس پر بھی ان کو رَحم نہیں آتا کہ اس کو بار باریوں جھکانے سے بہتر ہے کہ ہم ذرا اُونچا بول دیں تاکہ

کان میں آواز چلی جائے۔ بہر حال! موقع کی مُناسبت سے اتنی آواز کے ساتھ بات کرنی چاہیے کہ سامنے والا سمجھ سکے، اس میں آپ ہی کا فائدہ ہے۔ چیخ چلّا کر جو باتیں کرتے ہیں یہ سنّت نہیں ہے۔ سامنے والے کے اِحترام کا خیال بھی رکھنا چاہیے، اس کے درجے کے مُطابق اس سے بات کی جائے۔ ہمارے ہاں "تو تکار، اوئے توئے" کر رہے ہوتے ہیں، یہ طریقے بھی سنّت نہیں ہیں۔ حوصلہ اَفزائی کرنی چاہیے، غلط خوشامد نہیں کرنی چاہیے اور سنبھل کر بات کرنی چاہیے۔ صحیح یہ ہے کہ کم سے کم بولے، خصوصاً محفل میں جب کم بولے گا تو اس کا بھرم رہے گا اور اگر اس میں کوئی کمزوری ہے تو وہ بھی چُھپی رہے گی۔ کہتے ہیں نا کہ خاموشی عالم کا وَقار جب کہ جاہل کا پَردہ ہے۔ عالم بھی زیادہ بول بولا کرے گا تو لوگ اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہوں گے اور اس کا اِمپریشن قائم نہیں رہے گا۔ عالم کو چاہیے کہ نپا تُلا بولے اور کم بولے، تاکہ سننے والے کو یہ رہے کہ اب حضرت مزید کچھ فرمائیں، یہ اچھا ہے، یہ نہیں کہ حضرت اَب چُپ کریں، یہ اچھا نہیں ہے۔ جاہل جب بولتا ہے تو اس کا پردہ چاک ہو جاتا ہے اور اس کا بھاؤ پتا چل جاتا ہے، کیونکہ اس بے چارے کی جہالت کُھل جاتی ہے اور وہ بے وُقوفی کی باتیں کرنے لگتا ہے۔ البتّہ جب تک وہ خاموش رہتا ہے تب تک اس کا رُعب اور بھرم قائم رہتا ہے۔

کورونا وائرس کا خوف

سُوال: ایک افسوس ناک خبر یہ ہے کہ پھیلتے پھیلتے اب کورونا وائرس کے Patient (یعنی مریض) کراچی میں بھی ریکارڈ ہو چکے ہیں اور یہ چیز ٹھیک ٹھاک Viral (یعنی عام) ہو رہی ہے جس سے بہت خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔ اس بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے۔ (نگرانِ شوریٰ ابو حامد محمد عمران عطاری)

جواب: کورونا وائرس نیا دریافت ہوا ہے، اس کے بارے میں طرح طرح کی تحقیقات آ رہی ہیں اور اسے بہت خطرناک مانا جا رہا ہے۔ اِنسانی جانیں بھی جا رہی ہیں۔ اللہ کریم ہر مسلمان کی حفاظت فرمائے اور عاشقانِ رسول کو اس سے محفوظ رکھے، جن عاشقانِ رسول کو کورونا وائرس ہو گیا ہے پاک پروردگار انہیں شفائے عاجلہ نافعہ عطا کرے۔ صبر و ہمّت سے کام لیں، مَلَكُ الْمَوْت عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس سب کی لِسٹیں ہیں۔ بچنا کسی نے نہیں ہے، کورونا وائرس نے ڈَرا رکھا ہے، کاش! اپنے رب کا خوف اور ڈَر ہم کو نصیب ہو جائے۔ بہر حال! ہمارے لئے عبرت ہے کہ کورونا وائرس سے ڈَر لگ رہا ہے، ورنہ ویسے تو روز ہی

حادثوں اور بیماریوں کی وجہ سے اَموات ہوتی ہیں اور بیٹھے بیٹھے ہارٹ فیل ہو جاتا ہے۔ مَلَکُ الْمَوْت عَلَیْہِ السَّلَام کو وقت کا انتظار ہے، جیسے ہی وقت پورا ہوگا وہ ایک سیکنڈ بھی دیر نہیں لگائیں گے۔[1] اللہ کریم ہمارا ایمان سلامت رکھے اور کورونا وائرس بلکہ تمام مہلک اَمراض سے ہماری حفاظت فرمائے۔ اللہ کریم آسانی دے اور مدینہ پاک میں محبوب کے جلوں اور قدموں میں زیرِ گنبد خضرا شہادت نصیب کر دے، جنّتُ البقیع میں مَدفَن مِل جائے اور جنّتُ الفردوس میں پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب ہو جائے۔

اجمیر شریف کا سفر اور منقبت خوانی

سُوال: کیا آپ کی خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں کبھی حاضری ہوئی ہے؟ (محمد چشتی عطاری۔ سوڈان)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کی رَحمت سے مجھے لاتعداد مرتبہ اَجمیر شریف کا سفر نصیب ہوا ہے اور خواجہ صاحب کی منقبت خوانی کی سعادت ملی ہے۔

کیا ثواب کا ہر کام عبادت ہوتا ہے؟

سُوال: غریبوں کی مَدَد کرنا، سچ بولنا، بھوکے کو کھانا کھلانا، راستے سے پتھر ہٹانا، پرندوں کو پانی پلانا وغیرہ سب ثواب کے کام ہیں، یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا ثواب کے سب کام عبادت ہوتے ہیں؟ کیونکہ عبادت تو صرف اللہ پاک کی ہوتی ہے۔ (محمد حماد عطاری کا سُوال)

جواب: جو کام آپ نے گِنوائے اگر اچھی نیّت سے اور رضائے اِلٰہی کے لئے کئے گئے ہوں تو بے شک ثواب کے کام ہیں، کیونکہ یہ اللہ ہی کے لئے کئے ہیں، اس لئے یہ بھی اللہ ہی کی عبادت ہیں۔ ماں باپ کی فرمانبرداری، اُن کا حکم ماننا اور انہیں نفع پہنچانا اگر ثواب کے لئے کیا تو یہ اللہ کی عبادت ہوگئی، کیونکہ یہ کام ہم نے اللہ کے لیے کئے ہیں۔ البتّہ اگر خدمت کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اب یہ بوڑھے ہو چکے ہیں، ان کی خدمت کرتا ہوں، تاکہ اپنی زندگی میں ہی وِرثہ تقسیم کر دیں اور مجھے زِیادہ دے دیں تو اب یہ ذاتی مَفاد ہے۔ یہ ایک مثال ذہن میں آئی تو میں نے عرض کر دی۔ بہر حال! اللہ کی رضا

[1] ......پ۸، الاعراف: ۳۴۔

کے لئے جو بھی ثواب کے کام کئے جائیں وہ عبادت میں شمار ہوتے ہیں۔[1]

صدقہ اور خیرات کی قبولیت کا معیار

سُوال: صدقہ اور خیرات کی قبولیت کا معیار کیا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: اِخلاص کے ساتھ جو عمل کیا جائے اللہ کی رَحمت سے اس میں قبولیت کی اُمّید بہت زِیادہ ہے، اور اگر اِخلاص نہیں ہے تو پھر وہ رَد ہے، اس میں قبولیت نہیں ہے۔[2] جیسے لوگوں کو دِکھانے کے لئے کسی نے پیسے دیے تو ثواب کی اُمّید نہیں ہے۔ یہاں تو حالات ایسے ہیں کہ عام طور پر لوگوں کو دِکھانے کے لئے ہی لوگ پیسے دیتے ہیں، اگر لوگ دیکھ نہیں پاتے تو انہیں سناتے ہیں کہ "میں نے یہ یہ کیا ہے اور اِتنا اِتنا دیا ہے۔" اگر سنانے میں یہ نیّت ہے کہ سامنے والے کو بھی رَغبت ملے تو یہ نیّت اچھی ہے اور اس پر بھی ثواب ملے گا،[3] لیکن صرف اس نیّت سے بتانا کہ یہ مجھے سخی بولیں، دِلیر بولیں تو یہ رِیا ہے، اس میں ثواب کی اُمّید نہیں ہے۔[4] "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔[5] (یعنی اَعمال کا دارومَدار نیتوں پر ہے)۔" چھوٹے سے چھوٹا عمل جو اللہ کو راضی کرنے کے لئے کیا گیا ہو اور اس میں غیر کا عمل دخل نہ ہو تو اس میں ثواب کی اُمّید کی جاسکتی ہے۔ اِخلاص کی اور بھی بہت ساری تعریفیں ہیں۔[6] البتّہ اگر کسی کام میں غیر کا عمل دَخل اللہ کی رضا کے لئے بھی شامل ہو گیا تو ٹھیک ہے، مثلاً ایک بندے کی ہم نے اس لئے مَدد کی تا کہ اُس کا دل خوش ہو جائے اور اس پر مجھے ثواب ملے تو یہ بھی اللہ کی رضا والا کام ہو گیا، حالانکہ اس میں بندے کی رِضا بھی شامل ہے، لیکن اس بندے کی رِضا سے اصل مقصد اللہ کو راضی کرنا ہے، اس لئے یہ بھی عبادت ہو گیا۔

---

1 ......شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ... الخ، ۷/۹۲۔

2 ......نسائی، کتاب الجہاد، باب من غزا یلتمس الاجر والذکر، ص ۵۱۰، حدیث: ۳۱۳۷ماخوذاً۔

3 ......احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الثانی... الخ، ۳/۳۹۰۔ احیاء العلوم (مترجم)، ۳/۹۴۰۔

4 ......فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۶۲۵ماخوذاً۔

5 ......بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ، ۱/۲، حدیث: ۱۔

6 ......مرقاۃ المفاتیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، ۱/۴۸۶۔

رَجَبُ الْمُرَجَّب کو اللہ کا مہینا کیوں کہا جاتا ہے؟

سُوال: رَجَبُ الْمُرَجَّب کو اللہ کا مہینا کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: رَجَبُ الْمُرَجَّب کو اللہ کا مہینا اس لئے کہا جاتا ہے کہ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو "شَھْرُ اللہ" یعنی اللہ پاک کا مہینا فرمایا ہے، اسی لئے ہم بھی اللہ کا مہینا کہتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ شعبان میرا مہینا ہے[1] تو ہم شعبان کو آقا کا مہینا بولتے ہیں۔ کوئی کنفیوزن (Confusion) کی بات نہیں ہے۔

عِلم یاد رکھنے کے لئے سنجیدہ ہونا ضروری ہے

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکروں سے بہت علمِ دین سیکھنے کو ملتا ہے، اس کو یاد رکھنے کا کوئی آسان حَل ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: اللہ کریم ہمارا حافظہ مضبوط کر دے۔ جس بات پر ہم Serious (یعنی سنجیدہ) ہوتے ہیں وہ بات یاد رہتی ہے۔ ناشتے کا ٹائم کتنے بجے ہے؟ وہ یاد ہے، کیونکہ Serious ہیں۔ Lunch (یعنی دوپہر کا کھانا) کتنے بجے کرنا ہے؟ اِتنے بجے کرنا ہے، کیونکہ Serious ہیں۔ فجر کی جماعت کا وقت کیا ہے؟ ہاں بھئی! کیا ٹائم ہے فجر کا؟ نہیں معلوم، یا یاد نہیں ہے، کیونکہ Serious نہیں ہیں اور جماعت سے پڑھنے جاتے نہیں ہیں۔ اللہ کرے ہم علمِ دین کے تعلق سے Serious ہو جائیں، اس کو Easy (یعنی ہلکا) نہ لیں، بلکہ اس کو اپنے سر پر لیں کہ نہیں نہیں، اسے یاد رکھنا بہت ضروری ہے، اِنْ شَآءَ اللہ حافظے میں مضبوطی آئے گی۔

تنخواہ میں اِضافے کا مُطالبہ اور رَزّاقیتِ اِلٰہی

سُوال: کیا تنخواہ میں اِضافے کا مُطالبہ کرنا اللہ پاک کی رَزّاقیت کے خِلاف ہے؟

جواب: کیا صرف تنخواہ کے مُطالبے پر ہی رَزّاقیت مشکوک ہو رہی ہے! اتنا جو راشن جمع کر رکھا ہے اس کا کیا! عورتیں جو بینک بیلنس جمع کر کے رکھتی ہیں اس کا کیا! ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ ایسے ہی کسی نے خوبصورت سمجھ کر سوشل میڈیا پر Viral کر دیا ہو۔

---

[1] ......شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون، تخصیص شہر رجب بالذکر، ۳/۳۷۴، حدیث: ۳۸۱۳۔

پَیٹ کے بَل لیٹنا کیسا؟

سُوال: کیا اِسلام میں پَیٹ کے بَل لیٹنا منع ہے؟

جواب: پَیٹ کے بَل لیٹنے کو جہنمیوں کی راحت کہا گیا ہے۔[1] اگر کوئی دَرد کی وجہ سے لیٹا ہے تو مجبوری ہے۔ بغیر مجبوری کے پَیٹ کے بَل لیٹنا نقصان دہ ہے، کیونکہ دل پر بھی زور آئے گا اور پَیٹ کے آلات جیسے اَنتڑیوں وغیرہ پر بھی زور پڑے گا۔

❁❁❁

فہرست

[1] ......ابن ماجه، كتاب الادب، باب النهي عن الاضطجاع على الوجه، ۴/۲۱۴، حديث: ۳۷۲۴۔

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفیٰ	مطبوعات
تفسیر نور العرفان	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
تفسیر صراط الجنان	ابو صالح مفتی محمد قاسم عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن ماجہ	امام ابو حسن حنفی معروف سندی، متوفی ۱۱۳۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند شہاب	محمد بن سلامۃ بن جعفر ابو عبد اللہ القضاعی، متوفی ۴۵۴ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۰۷ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابو بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
شرح صحیح مسلم للنووی	امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف الدین نووی دمشقی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۳۴۷ھ
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی القاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰے	قاضی عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	دار الفکر بیروت
مناقب الامام الاعظم للکردری	حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب کردری، متوفی ۸۲۷ھ	دائرۃ المعارف النظامیۃ
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم (مترجم)	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
حیاتِ اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری، متوفی ۱۳۸۲ھ	مکتبہ رضویہ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلِ سنّت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
فیضانِ ریاض الصالحین	مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (دعوتِ اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''غور و فکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش** کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net